بیس رکعت تراویح سنّت میں (۲۰)

حق تعالیٰ تعالیٰ شانہٗ کے فضل وکرم سے وہ مبارک مہینہ رمضان المبارک شروع ہوگیا ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

• جس نے ایمان و نیک نیتی سے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے پہلے سب گناہ معاف ہوگئے اور جس نے ایمان اور نیک نیتی سے تراویح پڑھیں اس کے پہلے سب گناہ معاف ہوگئے اور جس نے ایمان و نیک نیتی سے شب قدر میں قیام کیا اس کے پہلے سب گناہ معاف ہوگئے: (مشکوٰۃ ص۱۶۵)

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (مشکوٰۃ ص۱۶۵)

حق تعالیٰ کا منادی (ہر رات) پکارتا ہے اے نیکی کے طالب متوجہ ہو۔ اور اے بدی کے طالب رک جا۔

اس لئے ہر مسلمان بدل وجان سعی کرے گا کہ حسن صیام و قیام تراویح و دیگر عبادات سے اپنے لئے ذخیرہ عقبیٰ جمع کر دوں جو میرے لئے معاصی سابقہ کے کفارہ ہونے کے علاوہ حق تعالیٰ کی خاص رحمتوں اور فضلوں کا مورد ہو مگر جب تعداد تراویح کی طرف نظر کرے گا تو متحیر ہو گا کہ خدا کے ایسے بھی مقبول بندے گذرے ہیں جو ہر رات رمضان المبارک میں بیس رکعت سے بھی زیادہ زیادہ پڑھتے رہے ہیں مگر ہمارے زمانہ کے بعض جدید مدعیانِ علم آٹھ رکعت سے زیادہ تراویح پڑھنے کو بدعت کہہ کر عوام کو بیس رکعت تراویح پڑھنے سے بھی روکنے میں سعی بے سود کرنے میں منہمک ہوتے ہیں۔ حالانکہ آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنے کی ممانعت نہ کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل سے صراحتہً ثابت اور نہ کہیں خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول و فعل سے زیادتی کا انکار بلکہ خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہٗ سے لگاتار صلحاء عظماء اُمّت کا بیس رکعت پر

تراویح اور اس سے زائد پر بلا اختلاف معتد بہ تعامل چلا آیا ہے۔ پھر ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی جب ہم اس فرقہ کے زعماء سے یہ سنتے ہیں کہ بیس (۲۰) رکعت تراویح بدعت ہیں مگر خدا بھلا کرے جناب نواب صدیق حسن خان صاحب قنوجی مرحوم (اہلحدیث) کا کہ وہ اپنے فرقہ کے احوال میں ہماری حیرت یوں دُور فرماتے ہیں :-

فقد نبت فی ھذا الزمان فرقۃ ذات سمعۃ وریاء تدعی لانفسہا علم الحدیث والقرآن والعمل بہما علی العلات فی کل شان مع انہا لیست فی شئ من اھل العلم والعمل والعرفان (الحطۃ ص[illegible])

فما وجدت احدا یرغب فی طریق الصالحین او یسیر سیرۃ المؤمنین
- - - - - - -

فما ھذا دین؟ ان ھذا الا فتنۃ فی الارض وفساد کبیر (الحطۃ ص[illegible])

اس زمانہ میں ایک فرقہ ریاکار شہرت پسند پیدا ہوا ہے جو اپنے لئے قرآن و حدیث کے علم و عمل کا مدعی ہے حالانکہ وہ ہر طرح سے ناقص ہونے کی وجہ سے زمرہ اہل علم اور اہل عمل اور اہل عرفان کے کسی درجہ میں نہیں ہے۔ . . . .

میں نے غیر مقلدین میں سے کسی کو نہیں پایا کہ سلف صالحین کے طریقہ کی خواہش رکھتا ہو یا ایمان والوں کی پیروی کرتا ہو۔ (حوالہ بالا)

یہ کوئی دین نہیں بلکہ یہ تو زمین میں بہت بڑا فتنہ اور فساد عظیم ہے۔

اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ چند سطور مسئلہ تراویح کے متعلق سپرد قلم کریں تاکہ اہل انصاف کیلئے موجب طمانینت اور اہل نفاق و شقاق کے لئے باعث ہدایت ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی رکعات تراویح کا ثبوت ہے

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قولاً تراویح کی رکعات کو صراحۃً بیان نہیں فرمایا بلکہ صلوٰۃ تراویح کی ترغیب دی ہے۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔ رواہ الجماعۃ۔ (آثار السنن ص۲۰۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایمان و نیک نیتی سے تراویح پڑھیں اس کے پہلے سب گناہ معاف ہوئے۔

وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یأمرھم فیہ بعزیمۃ فیقول الخ (مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ تراویح کی ترغیب دیا کرتے تھے بغیر امر وجوبی کے۔

اسی قسم کی اور بھی قولی احادیث ہیں جن سے عدد رکعات تو معلوم نہیں ہوتا مگر ترغیب تراویح سے تکثیر رکعات تراویح کا استحسان ضرور مفہوم ہوتا ہے یعنی جس قدر زیادہ پڑھی جائیں گی افضل ہو نگی البتہ فعلاً جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شب باجماعت تراویح پڑھائی ہیں ایک روایت میں ان کی تعداد بیس رکعت آئی ہیں جس کو ابن ابی شیبہ اور بیہقی وغیرھا نے روایت کیا ہے مگر انصاف یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف ہیں۔ دوسری روایت میں ان کی تعداد آٹھ رکعت آئی ہے جس کو طبرانی نے صغیر میں اور محمد بن نصر مروزی نے قیام اللیل اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنے اپنے صحیح میں روایت کیا ہے۔ مگر یہ روایت بھی ضعیف ہے اس لئے کہ اس کا مدار عیسیٰ بن جاریہ راوی پر ہے۔ جو محدثین کے نزدیک ثقہ نہیں۔

تعلیق الحسن ص۱۵۰ میں ہے :-

قلت مدارہ علی عیسیٰ بن جاریۃ وقال الذھبی قال ابن معین عندہ مناکیر وقال النسائی منکر الحدیث وجاء عنہ متروک وقال ابو زرعۃ لا باس بہ ۔ انتھی

امام ذہبی فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن معین نے فرمایا عیسیٰ بن جاریہ کے پاس احادیث منکر ہیں۔ نسائی نے بھی اسے منکر الحدیث کہا اور کبھی متروک کہا۔ اور ابو زرعہ نے لاباس بہ کہا۔

حضرت عائشہؓ کی گیارہ رکعت والی روایت کو تراویح کی تعداد سے کوئی تعلق ہی نہیں اس لئے کہ اس میں تہجد کا تذکرہ ہے۔ علامہ قسطلانیؒ اسی کی تائید میں فرماتے ہیں :-

واما قول عائشۃ الاٰتی فی ھذا الباب ان شاء اللہ تعالیٰ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ فحملہ اصحابنا علی الوتر

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گیارہ رکعت والی روایت تہجد کے بارہ میں ہے۔

از روئے انصاف صحیح بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح روایات میں کوئی خاص عدد تراویح کا مروی نہیں ہے۔

واعلم انھم اختلفوا فی عدد رکعات

البتہ صحابہ کرام اور تابعین عظام اور ائمہ مجتہدین سے

التراویح ولم یقع فیما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ ثلاث لیالے عدد رکعاتہ بطریق صحیح (بذل المجہود ج۲ ص۳۰۲)

عدد تراویح کا ثبوت ملتا ہے جس کی تعداد بیس سے کم نہیں بلکہ بیس رکعت یا اس سے زائد ہے۔

حضرت عمرؓ سے بیس رکعت تراویح کا ثبوت

(۱) عن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب امر رجلاً یصلی بھم عشرین رکعۃ رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ فی مصنفہ و اسنادہ مرسل قوی (آثار السنن ج۲ ص۵۵)

یحیی بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں صحابہؓ کا بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھنا۔

(۲) عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی عہد عمر بن الخطاب فی شہر رمضان بعشرین رکعۃ الخ رواہ البیہقی واسنادہ صحیح (آثار السنن ج۲ ص۵۳ بذل المجہود ج۲ ص۳۰۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں صحابہ و تابعین رمضان مبارک میں بیس رکعت (بلا وتر) تراویح پڑھا کرتے تھے۔

(۳) عن یزید بن رومان انہ قال کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلاث وعشرین رکعۃ رواہ مالک و اسنادہ مرسل قوی (آثار السنن ج۲ ص۵۵ بذل المجہود ج۲ ص۳۰۵)

یزید بن رومان کہتے ہیں کہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے زمانہ میں ماہ رمضان میں سب لوگ (مع وتر) تیئس رکعت پڑھا کرتے تھے (یعنی بیس (۲۰) تراویح اور تین وتر)

حضرت ابی بن کعبؓ کا بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھانا

(۴) عن عبد العزیز بن رفیع قال کان ابی بن

عبد العزیز بن رفیعؒ کہتے ہیں کہ حضرت

كعب يصلي بالناس في رمضان بالمدينة عشرين ركعة ويوتر بثلاث اخرجه ابو بكر بن ابي شيبة في مصنفه و اسناده مرسل قوي (زجاجة المصابيح)

ابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رمضان کے مہینے میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر مدینہ طیبہ میں پڑھایا کرتے تھے۔

شبہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابی کے متعلق بیس رکعت تراویح کہنا صحیح نہیں اس لئے کہ خود حضرت عمرؓ کا حضرت ابی و تمیم داری کو گیارہ رکعت مع الوتر پڑھانے کا حکم معروف ہے۔

عن السائب بن يزيد انه قال امر عمر بن الخطاب ابي بن كعب و تميما الداري ان يقوما للناس باحدى عشرة ركعة الخ (موطا امام مالک)

حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے ... ابی بن کعب اور تمیم داری کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعت مع وتر تراویح پڑھائیں۔

اس امر کے ہوتے ہوئے لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھانا یا حضرت ابی بن کعبؓ کا بیس رکعت پڑھانا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔

جواب اوّل تو لفظ احدى عشرة (گیارہ رکعت) محفوظ نہیں:۔

رواه عبد الرزاق من وجه آخر عن محمد بن يوسف فقال احدى عشرين (فتح الباري جلد ۴ صفحہ ۲۱۰)

علامہ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ مسند عبد الرزاق کی روایت میں اکیس رکعت ہے۔

قال ابن عبد البر روى غير مالك في هذا الحديث احدى وعشرون وهو الصحيح ولا اعلم احدا قال فيه احدى عشرة الا مالكا (زرقانی شرح مؤطا)

علامہ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں کہ امام مالک کے سوا دوسرے محدثین نے اس حدیث میں اکیس رکعت روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ سوا مالک کے کسی نے گیارہ رکعت کہا ہو۔

دوسرے محدثین اس میں یوں تطبیق دیتے ہیں کہ پہلے لوگوں نے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں گیارہ رکعت پڑھی ہوں، پھر بیس پر امر مستقر ہو گیا۔

قال البيهقي في سننه و يمكن الجمع بين

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ دونوں روایتوں میں اس

الروايتين بانهم كانوا يقومون باحدى عشرة ثم كانوا يقومون بعشرين ويوترون بثلاث۔

طرح تطبیق ممکن ہے کہ پہلے گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے۔ پھر بیس رکعت تراویح اور تین وتر تیئس رکعت پڑھنے لگے ہوں۔

وقال القسطلانی فی شرح البخاری وجمع البیهقی بینهما بانهم کانوا یقومون باحدی عشرة ثم قاموا بعشرین واوتروا بثلاث وقد عدوا ما وقع فی زمن عمر کالاجماع۔

علامہ قسطلانی شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ دونوں روایتوں میں بیہقی نے یوں جمع کیا ہے پہلے لوگ پہلے گیارہ رکعت پڑھتے تھے پھر بیس تراویح اور تین وتر پڑھنے لگے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ کا یہ تعامل یعنی بیس رکعت بمنزلہ اجماع کے ہے۔

وقال السیوطی فی المصابیح وکان عمر لما امر بالتراویح اقتصر اولاً علی العدد الذی اصلاه النبی صلی الله علیه وسلم ثم زاد فی اخر الامر۔

علامہ سیوطیؒ مصابیح میں لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے جب کہ تراویح (باجماعت) کا حکم دیا تو پہلے اسی عدد پر اقتصار کیا جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابتداءً) پڑھا تھا۔ پھر آخر کار تعداد بڑھا دی اس لئے کہ ممکن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رات میں ثلث لیل تک اور دوسری میں نصف لیل تک جماعت میں آٹھ رکعت ہی پڑھائی ہوں۔ پھر انفراداً باقی بارہ رکعت پڑھ لی ہوں جیسا کہ روایت ابی الجلیل اس پر شہادت دیتی ہے۔ پھر تیسری شب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری تک جماعت کرائی تو اس پر بیس رکعت پڑھی ہوں۔ حضرت عمرؓ نے اول ظاہر یا ابتدائی کو رخصت سمجھ کر پہلے اس کا امر کیا ہو۔ پھر حقیقۃ الامر یا آخر الامر منکشف ہونے پر بیس رکعت کی تکمیل اتباعاً للسنۃ کرادی ہو۔ پھر اسی پر امر مستقر ہوا اس سے کم معمول نہ رہا بہرکیف بیس رکعت تراویح بظاہر سنت خلیفہ ثانی ہیں۔ مگر درحقیقت اس کا اصل مانند قول وفعل نبوی ہے۔ جو خلیفہ ثانی پر آخر کار منکشف ہوا تھا۔

وقال الشعرانی فی کشف الغمه وکانوا یصلونها فی اول زمان عمرؓ بثلاث عشرة رکعة وکان القاری یقرأ بالمئین من الآیات حتی کان الناس یعتمدون

امام شعرانیؒ "کشف الغمہ" میں فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے ابتدائے خلافت کے زمانہ میں لوگ تیرہ رکعت (مع الوتر) تراویح پڑھا کرتے تھے۔ اور قاری سے لمبی لمبی سورتیں پڑھا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ لوگ بوجہ درازی قیام (راحت کے لئے) لاٹھیوں پر

علی العصی من طول القیام وکان امامہم ابی بن کعب و تمیما الداری رضی اللہ عنہم ثم ان عمر امر بفعلہا ثلاثا وعشرین رکعۃ ثلاث منہا وتر واستقر الامر علی ذالک فی الامصار (تعلیق حسن)

سہارا لگایا کرتے تھے امامان کے امام ابی بن کعب اور تمیم داری تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس رکعت تراویح اور تین پڑھنے کا حکم دیا اور سب شہروں میں اسی پر عمل درآمد مستقر ہوا۔

علامہ قسطلانیؒ کی شہادت

لم یذکر فی ھذا الحدیث عدد الرکعات التی کان یصلی بہا ابی و المعروف ھو الذی علیہ الجمہور انہ عشرون رکعۃ بعشر تسلیمات و ذالک خمس ترویحات کل ترویحۃ اربع رکعات بتسلیمتین غیر الوتر وھو ثلاث رکعات (ارشاد الساری شرح البخاری)

اس حدیث میں تراویح کی ان رکعتوں کا عدد مذکور نہیں جن کو حضرت ابی بن کعبؓ پڑھایا کرتے تھے[۱] اور یہ پانچ ترویحے ہوتے ہیں۔ ہر ترویحہ دو سلام سے چار رکعت کا ہوتا ہے۔ یہ بیس رکعت تراویح تین رکعت وتر کے علاوہ تھیں۔

حضرت علیؓ سے بیس رکعت تراویح کا ثبوت

(۵) عن ابی الحسناء ان علیا امر رجلا ان یصلی بہم فی رمضان عشرین رکعۃ رواہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف (جواہر النقی ص۲۹)

ابی الحسناء تابعیؒ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیس رکعت تراویح پڑھانے پر ایک آدمی کو رمضان میں مامور کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے تراویح کا ثبوت

(۶) عن زید بن وھب قال کان عبداللہ

زید بن وہبؒ تابعی کہتے ہیں کہ ..

[۱] اور وہ معروف مذہب جس پر جمہور قائم ہیں یہ ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں۔

بن مسعود یصلی لنا فی شھر رمضان فینصرف وعلیہ لیل قال الاعمش کان یصلی عشرین رکعۃ ویوتر بثلاث رواہ محمد بن نصر المروزی (عینی شرح بخاری)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ماہ رمضان میں ہم کو تراویح پڑھا کر فارغ ہوتے حالانکہ ابھی رات باقی ہوتی۔ اعمش کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھایا کرتے تھے۔

جمہور صحابہ کرامؓ سے بیس تراویح کا ثبوت

(۷) عن عطاء قال ادرکت الناس وھم یصلون ثلاثا وعشرین رکعۃ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واسنادہ حسن

حضرت عطا تابعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرامؓ کو (وتر سمیت) ۲۳ رکعت تراویح پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (آثار السنن صفحہ ۵۵ جلد ۲)

(۸) واکثر اھل العلم علی ما روی عن علی وعمر وغیرھما من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشرین رکعۃ وھو قول سفیان الثوری وابن المبارکؒ والشافعی وقال الشافعی وھکذا ادرکت ببلدنا بمکۃ یصلون عشرین رکعۃ (جامع ترمذی صفحہ ۹۹ جلد ۱)

بہت سے اہل علم بیس رکعت تراویح کے اسی طرح قائل ہیں جیسے حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ امام سفیان ثوریؒ اور عبداللہ بن مبارک اور امام شافعیؒ کا بھی یہی مذہب ہے اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی طرح اپنے شہر مکہ معظمہ میں دیکھا ہے کہ لوگ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے ہیں۔

تابعینؒ سے بیس تراویح کا ثبوت

(۹) عن ابی الخصیب قال کان یؤمنا سوید بن غفلۃ فی رمضان فیصلی خمس ترویحات عشرین رکعات رواہ البیھقی واسنادہ حسن (آثار السنن صفحہ ۵۵)

ابی الخصیب کہتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ جلیل القدر متوفی ۸۱ھ، ماہ رمضان میں ہمارے امام بنا کرتے تھے اور ہم کو پانچ ترویحے یعنی بیس رکعت تراویح پڑھایا کرتے تھے۔

(۱۰) عن نافع بن عمر قال کان ابن ابی ملیکۃ

نافع بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت ابن ابی ملیکہ

يصلى بنا فى رمضان عشرين ركعة رواه ابوبكر بن ابى شيبة واسناده صحيح (ص ۹۶ ج ۲)

(اتابعی) ہم کو رمضان مبارک میں بیس رکعت تراویح پڑھایا کرتے تھے۔

(۱۱) عن سعيد بن عبيد ان على بن ربيعة كان يصلى فى رمضان خمس ترويحات و يوتر بثلاث اخرجه ابوبكر بن ابى شيبة فى مصنفه واسناده صحيح (آثار السنن ص ۵۵ ج ۲)

سعید کہتے ہیں کہ علی بن ربیعہ (تابعی) رمضان مبارک میں لوگوں کو پانچ ترویحے (بیس رکعت) تراویح اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔

(۱۲) واما القائلون به من التابعين فشتير بن شكل وابن مليكة والحارث الهمدانى وعطاء بن رباح وابو البخترى وسعيد بن ابى الحسن البصرى اخو الحسن وعبد الرحمٰن بن ابى بكر وعمران العبدى وقال ابن عبد البر وهو قول جمهور العلماء وبه قال الكوفيون والشافعى واكثر الفقهاء وهو الصحيح عن ابى كعب من غير خلاف من الصحابة۔ (عینی شرح)

جو تابعینؒ بیس رکعت تراویح کے قائل ہیں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔
شتیر بن شکل۔ ابن ابی ملیکہ۔ حارث ہمدانی، عطاء بن ابی رباح، ابو البختری۔ حضرت حسن بصری کے بھائی سعید بن ابی الحسن۔
عبد الرحمٰن بن ابی بکر۔ عمران عبدی

علامہ ابن عبد البر مالکیؒ "بیس" رکعت تراویح کے متعلق فرماتے ہیں یہی قول جمہور علماء کا ہے۔ اسی کے اہل کوفہ اور امام شافعی اور اکثر فقہاء قائل ہیں اور یہی حضرت ابی بن کعبؓ سے صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ میں بھی اس کے خلاف کوئی نہیں۔

بعض سلف کا بیس رکعت سے زائد تراویح پڑھنا

غیر مقلدین کے مایۂ ناز صاحب تصنیف مولوی عبد اللہ صاحب روپڑی اپنے رسالہ "اہلحدیث کے امتیازی مسائل" کے ص ۶۶ میں لکھتے ہیں۔ بلکہ خیر قرون میں بیس سے بھی زیادہ پڑھی گئی ہیں۔ زرارہ بن اوفی چونتیس پڑھا کرتے تھے اور عمران بن عبدی پہلے بیس اور آخری عشرہ میں چوبیس پڑھا کرتے تھے۔ سعید بن جبیر بھی چوبیس اور آخری عشرہ میں اٹھائیس [illegible] تھے۔ اور عمر بن عبد العزیز اور ابان

بن عثمان کے زمانہ میں چھتیس ۳۶ پڑھتے تھے۔ اور ابن سیرین کہتے ہیں۔ معاذ ابو حلیمہ قاری اکتالیس پڑھتے تھے اور امام احمد بن حنبل سے امام اسحٰق نے تراویح کی بابت پوچھا تو فرمایا کہ ان میں کئی قسمیں ہیں۔ قریب قریب چالیس کے کہا گیا ہے کوئی حرج نہیں نفل ہیں اور امام اسحٰق کہتے ہیں کہ میں چالیس ہی پسند کرتا ہوں اور امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ کے لوگوں کو انتالیس ہی پڑھتے دیکھا ہے۔ لیکن میرے نزدیک محبوب ترین بیسؒ ہی ہیں اور امام مالک چھتیس کو پسند کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو قیام اللیل لمحمد بن نصر المروزی ص ۹۲،۹۱ غرض کسی پر کوئی اعتراض نہیں خواہ کوئی بیس پڑھے خواہ چوبیس پڑھے خواہ چھتیس پڑھے، خواہ اڑھتالیس پڑھے (انتہی بلفظہٖ) مذکورہ بالا ۱۲ دلائل اور معمولات سلف صالحین سے بخوبی واضح ہو گیا کہ اُمّت مرحومہ میں بیس رکعت سے کم (آٹھ) وغیرہ تراویح پڑھنے کا عرف و تعامل نہ تھا، اسی لئے امام ترمذیؒ نے جہاں تعداد تراویح کے متعلق تفصیل مذاہب صحابہؓ و تابعینؒ و ائمہ دین بیان فرمائی ہے وہاں با وجود التزام ذکر مذاہب آٹھ رکعت بلکہ بیس رکعت سے کم والا کوئی مذہب نقل نہیں کیا ہے، اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ محدثین کے زمانہ میں آٹھ رکعت تراویح پڑھنا معروف و مروج نہ تھا۔ بلکہ یہ ہمارے زمانہ کے جدید مجتہدین کا ایجاد و اعداد شدہ ہے۔

پس بیس رکعت تراویح پڑھنا مسنون ہوا اس لئے کہ یہ سُنّت خلفاء راشدین ہے اور سنت خلفاءؒ راشدین دو وجہ سے سُنّتِ نبوی ہی ہے۔ (۱) اوّل تو اس لئے کہ جملہ صحابہ کرامؓ عموماً خلفاء راشدینؓ خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا آئینہ ہیں۔ خلفاء کی تقریر یا امر سے صحابہ کرامؓ کا بیسؓ رکعت تراویح پر تعامل اس کے سُنّت نبوی پر مبنی ہونے کی طرف صراحۃً مشعر ہے۔

(۲) دوسرے اس لئے کہ سنت خلفاء راشدینؓ کی اتباع کو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی لازم فرما دیا ہے تو گویا سُنّت خلفاء کا اتباع کرنا بعینہٖ قولِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وسترون من بعدی اختلافا شدیدا
فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین
المھدیین (مشکوٰۃ ص)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں
تم عنقریب میرے بعد سخت اختلاف دیکھو گے
سو تم میری سُنّت اور میرے خلفاء راشدینؓ کی سُنّت
کو لازم پکڑ لو (یعنی اس پر عمل کرو)

آخر میں ائمہ اربعہ کا ذکر مزید اطمینان کا باعث سمجھتے ہیں۔

ائمہ اربعہؒ کا مذہب

ومن السنن صلوٰۃ التراویح فی شہر رمضان عند ابی حنیفۃ والشافعی واحمد وھی عشرون رکعۃ بعشر

تسلیمات و۔ فعلها فی الجماعۃ افضل وقال ابو یوسف من قدر علی ان یصلی فی بیته کما یصلی مع الامام فالاحب ان یصلی فی بیته وقال مالک قیام رمضان فی البیت لمن قوی علیه احب الی وحکی عنه ان التراویح ست وثلاثون رکعۃ (رحمۃ الامۃ ص۶۳)

منجملہ مسنون نمازوں کے نماز تراویح ماہ رمضان میں ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک تراویح دس سلام سے بیس رکعت ہیں اور ان کو جماعت میں پڑھنا تنہا پڑھنے سے افضل ہے اور امام ابو یوسف نے فرمایا جو گھر میں پڑھنے پر ایسے ہی قدرت رکھتا ہے۔ جیسے (باجماعت) امام کے ساتھ پڑھنے پر اسے محبوب تر گھر میں پڑھنا ہے۔ اور امام مالکؒ نے فرمایا ہے تراویح گھر میں پڑھنا زیادہ محبوب ہے۔ اور امام مالکؒ سے منقول ہے کہ تراویح کی ۳۶ رکعتیں ہیں۔

نتیجہ آٹھ تراویح پڑھنا جیسے جمہور صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اور تبع تابعین کے خلاف ہے ایسے ہی چاروں اماموں کے چاروں مذہبوں کے بھی خلاف ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

اَلَا کُلُّ مَنْ لَّا یَقْتَدِیْ بِاَئِمَّۃٍ
فَقِسْمَتُہٗ ضِیْزٰی عَنِ الْحَقِّ خَارِجٗ ؎

(خبردار جو دین کے اماموں کی پیروی نہ کرے گا۔ اس کی قسمت کھوٹی اور وہ حق سے خارج ہوگا)

واللہ یہدی السبیل من یشاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں کا مہینہ ہے اس میں نماز تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ بعض سستی کی وجہ سے پورے مہینہ میں تراویح نہیں پڑھتے۔ اور بعض پوری رکعتیں نہیں پڑھتے۔ اور بہت بڑے ثواب و برکات سے محروم رہتے ہیں۔

اس لئے تراویح کے متعلق چند مسائل اپنے حنفی بھائیوں کے فائدے کے لئے حدیث نبوی و تعامل خیر القرون اور فقہ حنفی کی روشنی میں مختصر طور پر تحریر کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق دے اور رمضان مبارک و تراویح کی برکات عطا فرمائے آمین۔

فضیلت روزہ و تراویح

عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک و تعالی فرض صیام رمضان علیکم و سننت لکم قیامہ فمن صامہ و قامہ ایمانا و احتسابا خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ۔ اھ

(نسائی شریف، ج ۱، ص ۳۰۸)

ترجمہ:- نسائی شریف میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالےٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کئے اور میں نے تمہارے لئے تراویح مسنون کردیں۔ سو جس شخص نے ایمان وثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور تراویح پڑھیں وہ تمام گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا کہ جیسے ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ہے۔

مسائلِ تراویح

۱:- نماز تراویح پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ اس کا پڑھنا مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ضروری ہے۔ (درمختار)

۲:- نماز عشاء کے بعد تراویح کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک رہتا ہے مگر تہائی رات کے بعد نصف رات سے پہلے پڑھنا مستحب ہے اور نصف رات کے بعد خلافِ اولیٰ ہے۔ (طحطاوی)

۳:- اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ عشاء کی نماز فرض ہو گئی ہو، اور نماز تراویح ہو رہی ہو تو اسے چاہئے کہ پہلے عشاء کی نماز فرض اور سنت پڑھے، پھر تراویح میں شریک ہو۔ اور اس درمیان میں اگر تراویح کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئی ہوں تو ان کو وتر پڑھنے کے بعد پڑھے۔ (درمختار)

۴:- نماز تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہوں مستحب ہے۔ لیکن اگر اتنی دیر تک بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت کے کم ہو جانے کا خوف ہو تو کم بیٹھے اس بیٹھنے کی حالت میں یہ تسبیح پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ۔ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَنَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

۵ :- تراویح میں ایک مرتبہ قرآن مجید پڑھنا یا سننا سنت ہے سستی یا کاہلی سے اس سنت کو ترک کرنا چاہیئے۔ (شامی)

۶ :- نماز تراویح میں کسی سورۃ کے شروع میں ایک مرتبہ بلند آواز سے امام کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لینا چاہیئے۔ اس لیئے کہ بسم اللہ بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے اگرچہ کسی سورۃ کا جزء نہیں۔

تراویح بیس رکعت ہیں

اہل سنت والجماعت کے چاروں مذاہب مشہورہ (حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی) میں تراویح بیس رکعت سے کم سنت نہیں۔

جناب رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے تین رات تراویح باجماعت پڑھنا ثابت ہے مگر صحاح ستہ وغیرہ میں کسی صحیح روایت سے تعداد منقول نہیں کہ کتنی رکعت پڑھی گئی تھیں۔ البتہ خلفاء راشدینؓ و تابعینؒ سے بیس رکعت تراویح پر عمل ثابت ہے۔ جو بظاہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا آئینہ اور تفسیر ہیں۔ نیز آپ کے ارشاد عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين کے ماتحت خلفاء راشدین رضؓ کی سنت عمل وقول بیس تراویح جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی سنت قولی کہلانے کی مستحق ہیں۔

خلفاء راشدینؓ سے بیس تراویح کا ثبوت

عن السائب بن يزيد قال كنا نقوم من زمن عمر بن الخطاب بعشرين ركعة والوتر - رواه البيهقي في المعرفة وصححه العلامة السبكي في شرح المنهاج (اعلاء السنن ج ۷ ص ۴۶)۔

ترجمہ :- حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد خلافت میں ہم (صحابہ رضؓ و تابعینؒ) بیس رکعت تراویح اور (تین) وتر پڑھا کرتے تھے

اس حدیث کو امام بیہقی نے کتاب المعرفت میں روایت کیا ہے اور علامہ سبکی رحمۃ اللہ نے شرح منہاج میں اس کو صحیح کہا ہے ۔

۲ ۔ عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی عہد عمر بن الخطاب فی شہر رمضان بعشرین رکعۃ قال وکانوا یقرءون بالمئین وکانوا یتوکئون علی عصیہم فی عہد عثمان بن عفان من شدۃ القیام رواہ البیہقی واسنادہ صحیح ۔ (آثار السنن ، ج ۲ ، ص ۵۳)

ترجمہ ۔ حضرت سائب بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں (صحابہ رض و تابعین) ماہ رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے ۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں مئین سورتوں کے ساتھ قرأت (لمبی) پڑھی جانے لگی تو لوگ تھکان کے باعث لکڑیوں پر سہارا لگا لیا کرتے تھے ۔ اس کو بیہقی نے صحیح سند سے روایت کیا ہے ۔

۳ ۔ عن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب امر رجلا یصلی لہم عشرین رکعۃ ۔ رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ فی مصنفہ واسنادہ مرسل قوی ۔ (آثار السنن ، ج ۲ ، ص ۵۵)

ترجمہ ۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو امر فرمایا کہ لوگوں بیس تراویح پڑھایا کرو ۔ یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے ۔ اور اس کی سند مرسل قوی ہے ۔

۴ ۔ عن ابی عبدالرحمن السلمی عن علی رض قال ودعا القراء فی رمضان فامر منہم رجلا ان یصلی بالناس عشرین رکعۃ قال وکان علی یوتر بہم ۔ رواہ البیہقی فی سننہ ۔ (اعلاء السنن ، ج ۷ ، ص ۵۰)

ترجمہ :۔ حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رح روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ماہِ رمضان میں قاریوں کو بلاکر ان میں سے ایک کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھایا کرو، اور نماز وتر خود پڑھایا کرتے تھے۔ یہ روایت سنن بیہقی میں ہے ۔

۵ :۔ عن عبد العزیز بن رفیع قال کان ابی بن کعب یصلی بالناس فی رمضان بالمدینۃ عشرین رکعۃ ویوتر بثلاث اخرجہ ابوبکر بن ابی شیبۃ فی مصنفہ واسنادہ مرسل قوی۔ (آثار السنن ج۲، ص۵۵)۔

ترجمہ :۔ عبدالعزیز بن رفیع رح فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ماہِ رمضان کے اندر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ لوگوں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھایا کرتے تھے۔ یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے اور اس کی سند مرسل قوی ہے ۔

۶ :۔ عن عطاء قال ادرکت الناس وھم یصلون ثلاثا وعشرین رکعۃ بالوتر۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واسنادہ حسن۔ (آثار السنن، ج۲، ص۵۵)

ترجمہ :۔ حضرت عطاء رح فرماتے ہیں کہ میں نے جمہور (صحابہ رض و تابعین) کو وتر سمیت تیئیس رکعت تراویح پڑھتے دیکھا۔ یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں بسند حسن ہے ۔

۷ :۔ عن ابی الخصیب قال کان یؤمنا سوید بن غفلۃ فی رمضان فیصلی خمس ترویحات عشرین رکعۃ۔ رواہ البیہقی واسنادہ حسن۔ (آثار السنن ج۲، ص۵۵)

ترجمہ :۔ حضرت ابی الخصیب رح فرماتے ہیں کہ ماہِ رمضان میں حضرت سوید بن غفلہ

(تابعی) رحمۃ اللہ علیہ ہمارے امام ہوئے اور بیس رکعت تراویح پڑھایا کرتے تھے
اس کو بیہقی نے سند حسن سے روایت کیا ہے :

بیس تراویح پر جمہور صحابہؓ اور تابعینؒ کا اتفاق ہے

۱ :- واکثر اھل العلم علی ما روی عن علی وعمر وغیرھما
من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشرین رکعۃ وھو
قول سفیان الثوری و ابن المبارک والشافعی قال الشافعی وھکذا
ادرکت ببلدنا بمکۃ یصلون عشرین رکعۃ (ترمذی ج۱ ص۹۹)

ترجمہ :- جناب رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے جمہور صحابہؓ حضرت علیؓ اور حضرت
عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما اور دیگر صحابہ کرامؓ بیس رکعت تراویح پر عامل تھے یہی
قول سفیان ثوریؒ ، عبداللہ بن مبارکؒ ، امام شافعیؒ کا بھی ہے ۔ نیز امام شافعیؒ
فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شہر مکہ معظمہ میں سب کو بیس رکعت تراویح پڑھتے
پایا ۔ (یہ قول ترمذی ج ۱ ص ۹۹ میں ہے) ۔

۲ :- و ھذا کالاجماع ۔ (مغنی ابن قدامہ ج ۲ ص ۱۶۷) ۔
ترجمہ :- بیس تراویح پر تعامل بمنزلہ اجماع کے ہے ۔

ائمہ اربعہ کے نزدیک بیس ۲۰ تراویح سنت ہیں

والمختار عند ابی عبد اللہ فیھا عشرون رکعۃ وبھذا
قال الثوری و ابوحنیفۃ والشافعی وقال مالک ستۃ و
ثلاثون ۔ اھ (مغنی ابن قدامہ ج ۲ ص ۱۶۷)

ترجمہ :- امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بیس رکعت تراویح مختار ہیں ، اسی کے
سفیان ثوری امام ابوحنیفہ امام شافعی رحمہم اللہ بھی قائل ہیں ۔ امام مالکؒ ۳۶

رکعت کے قائل ہیں ۔

علامہ ابن قدامہ نے امام مالک رح کی طرف منسوب کردہ ۳۶ رکعت کی دلیل کا ضعف بیان کرتے ہوئے یہ تاویل کی ہے کہ چونکہ اہل مکہ ہر دو ترویحہ کے درمیان بیت اللہ شریف کا طواف سات پھیرے کرلیا کرتے تھے ۔ اس لئے اہل مدینہ نے ان کی برابری کی غرض سے ہر دو ترویحہ کے درمیان چار رکعت نفل گزارنے کی عادت اختیار کی ۔ دراصل سنت تراویح ان میں بھی بیس رکعت معمول تھیں ۔ اور اس پر موطا امام مالک رح کی روایت قرینہ ہے ۔

وروى مالك عن يزيد بن رومان قال كان الناس يقومون فى زمن عمر فى رمضان بثلاث وعشرين ركعة اھ (مغنى ابن قدامه ، ج ۲ ، ص ۱۶۷) ۔

ترجمہ :- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یزید بن رومان رح سے روایت کرتے ہیں کہ خلافت فاروقی میں رمضان المبارک کے اندر لوگ ۲۳ رکعت پڑھا کرتے تھے ۔

ثم لو ثبت ان اهل المدينة كلهم فعلوه لكان ما فعله عمر واجمع عليه الصحابة فى عصره اولى بالاتباع ۔ اھ (مغنى ابن قدامه ، ج ۲ ، ص ۱۶۷) ۔

ترجمہ !

اگر (بالفرض) یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے کہ سب اہل مدینہ ۳۶ رکعت پر عامل تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیس تراویح پر عمل اور ان کے زمانہ میں حضرات صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا بیس رکعت پر اجماع زیادہ قابل اتباع ہے ۔

عبارات بالا سے یہ امر واضح ہوگیا کہ بیس رکعت تراویح پڑھنا سنت ہے اور یہی راجح ہے ۔ اس لئے کہ جمہور صحابہ رض وتابعین رح اور ائمہ مجتہدین رح کا اسی پر عمل رہا ہے ۔